48972- نماز عید میں نہ تو اذان ہے اور نہ ہی اعلان وغیرہ

سوال

کیا نماز عید کے لیے "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ سے اعلان کیا جائيگا جیسا کہ گرہن کی نماز میں ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

میں عید کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں موجود تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (885).

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ابن عباس اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا ہے کہ :

عیدالفطر اور عیدالاضحی میں اذان نہیں ہوتی تھی"

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"عیدالفطر کی نماز کے لیے جب امام نکلے تو کوئی اذان نہیں، اور نہ ہی اس کے نکلنے کے بعد اذان ہے، اور نہ ہی اقامت اور اعلان وغیرہ کچھ نہیں اس دن نہ تو اعلان ہے اور نہ ہی اقامت"

صحیح بخاری حدیث نمبر (960) صحیح مسلم حدیث نمبر (886).

یہ اس کی دلیل ہے کہ نماز عید کے لیے نہ تو اذان ہے اور نہ ہی اقامت اور نہ ہی اس کے لیے کسی طرح کا اعلان ہو گا.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ : چاند یا سورج گرہن کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے نماز عید کے لیے "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ کے ساتھ اعلان کرنا جائز ہے.

اور یہ قیاس مندرجہ بالا جابر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کے مقابلہ میں ہے لہذا اس پر عمل نہیں کیا جائيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ : "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ سے اعلان کیا جائيگا، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا زیادہ حق رکھتا ہے، اور اس کی اتباع ضروری ہے" اھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"نماز عید اور نماز استسقاء کے لیے اعلان نہیں کیا جائيگا، ہمارے اصحاب میں سے ایک گروہ کا یہی کہنا ہے. اھ

صاحب "الانصاف" نے شیخ الاسلام سے نقل کیا ہے: دیکھیں: الانصاف (428/1).

اور زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید گاہ پہنچتے تو نماز شروع کر دیتے یعنی نماز عید پڑھاتے نہ تو اذان اور نہ ہی اقامت کہتے، اور نہ ہی "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ کہے جاتے، سنت یہی ہے کہ یہ کام نہ کیے جائیں" اھ

اور سبل السلام میں صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ کہنا کہ: نماز عید کے لیے "الصلاۃ جامعۃ" کہنا مستحب ہے.

یہ قول صحیح نہیں؛ کیونکہ اس کے استحباب پر کوئی دلیل نہیں ملتی اور اگر مستحب ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین اسے کبھی بھی ترک نہیں کرتے، جی ہاں یہ صرف چاند یا سورج گرہن کی نماز میں ثابت ہے، اس کے علاوہ کسی اور میں نہیں، اور اس میں قیاس بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ جس کا سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کیا تو ان کے دور کے بعد اسے کرنا بدعت ہے، اس لیے اسے قیاس وغیرہ کے ساتھ ثابت کرنا صحیح نہیں ہے" اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا نماز عید کے لیے اذان اور اقامت ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"نماز عید کے لیے نہ تو اذان ہے اور نہ ہی اقامت، سنت نبویہ سے یہی ثابت ہے، لیکن بعض اہل علم رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ: نماز عید کے لیے "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ کے ساتھ ندی دی جائیگی، لیکن اس قول کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اور یہ قول ضعیف ہے، اور نہ ہی چاند اور سورج گرہن کی نماز پر اسے قیاس کرنا صحیح ہے، کیونکہ گرہن تو لوگوں کے شعور کے بغیر آتا ہے، بخلاف عید کے، اس لیے سنت یہی ہے کہ اس کے لیے نہ تو اذان کہی جائے اور نہ ہی اقامت، اور نہ ہی "الصلاۃ جامعۃ" کے الفاظ وغیرہ پکارے جائیں.

بلکہ لوگ عید گاہ جائیں، اور جب امام آئے تو بغیر کسی اذان اور اقامت کے نماز عید ادا کریں، اور نماز کے بعد خطبہ عید ہو" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (237/16).

واللہ اعلم.